نبی کریم ﷺ کے جامع حکیمانہ ارشادات

الْخُطْبَةُ الأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ ذِي الْمِنَنِ، آتَى نَبِيَّنَا ﷺ جَوامِعَ الْكَلِمِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى الْآلِ وَالْأَصْحَابِ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الْحِسَابِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾.

میرے مؤمن بھائیو! عزیز دوستو! نیا سال شروع ہوچکا ہے آئیے نیک فالی اور امید بھرے دل سے ہم اس کا استقبال کریں اور اللہ تعالی جَلَّ جَلَالُهُ سے دعا کریں کہ وہ اس سال کو ہمارے لیے ہماری فیملی اور ہمارے معاشرے کیلئے خیر وبرکت کا سال بنادے نیز ہمارے وطن اور ہماری قیادت کیلئے توفیق وراستی اور مسرت وخوشحالی کا سال بنادے اس نئے سال کے آغاز میں جن چیزوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے ان میں سب سے اہم چیز یہ ہے کہ آدمی اپنی ایمانی حالت اور دینی کیفیت کا جائزہ لے اپنے رب کی عبادت واطاعت کا عزم کرے اور نبی کریم ﷺ کے سچے ارشادات کی پیروی کا پختہ عہد کرے جنکی صداقت کے بارے میں باری تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى﴾ اور یہ (نبی) اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے، بلا شبہ رسول اکرم ﷺ کا ہر دینی فرمان من جانب اللہ ہے جو وَحی کے ذریعے آپ

تک بھیجا گیا ہے آپ کا کلام ایک نور ہے جس سے روشنی حاصل ہوتی ہے یہ ایسی ہدایت ہے جو دلوں کو زندگی بخشتی ہے اور ایسی حکمت ہے جو عقل و شعور کو منور کرتی ہے اور آپ کے کلام کی یہ شان کیوں نہ ہو؟؟ جبکہ باری تعالیٰ جَلَّ جَلَالُهُ نے آپ کو علم و حکمت سے نوازا ہے اور آپ سے ارشاد فرمایا ہے ﴿وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾، اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے الفاظ کی بلاغت اور کلام کی فصاحت سے آپ کی تائید فرمائی اور بیان کی قوت سے آپ کو تقویت بخشی آنحضرت ﷺ نے حفاظت کے ضابطوں اور تصدیق کے اصولوں سے اپنی احادیث کے گرد حفاظتی حصار قائم کر دیا ہے آپ نے متنبہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ»، جس نے میری طرف منسوب کر کے جان بوجھ کر کوئی جھوٹی حدیث بیان کی تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک ہے، کوئی بشر ایسا نہیں جس کا کلام رسول اللہ ﷺ سے کلام سے زیادہ نفع بخش اور الفاظ میں زیادہ دقیق ہو اور بیان میں بلیغ اور دلیل و حجت میں آپ کے کلام سے زیادہ واضح ہو اور مقصد میں بلند اور نتیجے میں زیادہ عمدہ ہو اور معنی میں عمیق اور مفہوم کے اعتبار سے کامل ہو اور دلوں پر رسول اللہ کے کلام سے زیادہ اثر کرنے والا ہو الغرض آپ ﷺ کا کلام ہر بشر کے کلام سے فصیح و بلیغ کامل و مکمل اور جامع ومانع ہے میرے ماں آپ علیہ الصلاۃ والسلام پر قربان ہوں جن کا فرمان

ہے:«أُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ» مجھے جَوَامِعُ الْكَلِم کی نعمت عطا ہوئی ہے جَوَامِعُ الْكَلِم کا مطلب ہے مختصر الفاظ میں زیادہ مفہوم ادا کر دینا. جی ہاں میرے دوستو! نبی حکیم ﷺ نے آسان الفاظ میں بہت زیادہ معانی کو ادا فرمادیا ہے اور مختصر الفاظ میں عظیم الشان حکمتوں کا خلاصہ بیان کر دیا ہے اور قلیل الفاظ میں بڑے بنیادی اصول کو وضع کر دیا ہے آپ کی احادیث مبارکہ نے ایمان کے اصول اخلاق کی کلیات اور کردار کے خزانے کا احاطہ کر لیا ہے جن سے دونوں جہان کی کامیابی کی راہ کھلتی ہے اور ایسے معاشرے کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے جو معاشرہ ہم آہنگی اور رواداری میں ممتاز ہوتا ہے اور اخلاق و کردار میں انتہائی بلند ہوتا ہے

اللہ کے نیک بندو! میرے بھائیو! نبی کریم ﷺ کی جامع تعلیمات میں آپ کا یہ فرمان بھی ہے:«لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ» زیادہ طاقتور وہ نہیں جو (مقابل کو) بہت پچھاڑنے والا ہے، بلکہ زیادہ طاقتور تو وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔ الغرض طاقت کا اصل پیمانہ انتقام اور دشمنی میں نہیں، بلکہ اس کا اظہار معاف کرنے اور برائیوں سے درگزر کرنے میں ہوتا ہے"

ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ کون آدمی زیادہ بہادر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ آدمی جو جَہالت کا جواب تحمل سے دیتا ہے، نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ نے بھی اس کی ہدایت فرمائی ہے چنانچہ ایک صاحب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے کچھ عزیز و اقارب ہیں، جن کے

ساتھ میں صلہ رحمی کرتا ہوں جبکہ وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں جبکہ وہ میرے ساتھ برا رویہ رکھتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ تحمل سے کام لیتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: «لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ -أَيْ: تُطْعِمُهُمُ الرَّمَادَ الْحَارّ- وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ، مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ». "اگر تمہارا ایسا ہی برتاؤ ہے، جیسا کہ تم نے بتایا ہے، تو گویا تم انہیں گرم گرم راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم اس خوبی پر قائم رہو گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مقابلے میں تمھارے ساتھ ایک مددگار فرشتہ متعیّن رہے گا. جی ہاں میرے دوستو! اگر آپ شرافت کا مظاہرہ کریں گے لوگوں کے ساتھ اچھا رویہ اپنائیں گے اپنے اختیارات پر قابو رکھیں گے اور اپنا غصہ پی جائیں گے تو آپ کو اپنے رب کی تائید و نصرت حاصل ہوگی جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے بشارت دی ہے: «مَنْ كَظَمَ غَيظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَاءَ». جو شخص غصہ ضبط کر لے حالانکہ وہ اسے پورا کرنے اور کر گزرنے کی طاقت رکھتا ہو، تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ حورِ عین میں سے جو کچھ چاہے منتخب کر لے، الغرض حسنِ اخلاق ایک حفاظتی ڈھال ہے جس سے آدمی کو نیکی اور دانشمندی اختیار کرنے میں مدد ملتی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ کی جامع تعلیمات میں آپ کا یہ فرمان بھی ہے: «الْبِرُّ

حُسْنُ الْخُلُقِ»۔نیکی اور بھلائی توحسن اخلاق ہے، مؤمن کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں وہ کسی کی نکتہ چینی نہیں کرتا نہ کسی کا دل زخمی کرتا ہے نہ کسی کے ساتھ برائی کرتا ہے اور نہ ہی جہالت کا مظاہرہ کرتا ہے رسول اکرم ﷺ نے مؤمن کی شان یوں بیان فرمائی ہے:«لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ»۔مؤمن نہ تولعن طعن کرنے والا ہوتا ہے، نہ فحش گو اور نہ بدتمیز ہوتا ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَ إِلَيْنَا نَبِيَّهُ الْكَرِيمَ، بِالْهَدْيِ الْقَوِيمِ، وَالْقَوْلِ الْحَكِيمِ، وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: میرے مؤمن بھائیو! حکمت و دانائی کا ایک اہم تقاضا جو مؤمن کے کردار میں بخوبی واضح ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے وطن کی کماحقہ قدردانی کرتا ہے اس کے امن اور پائیداری کی اہمیت کو سمجھتا ہے اپنی قیادت کے فیصلوں پر فخر و اعتماد کرتا ہے وطن کے احسانات اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کرتا ہے بلاشبہ یہ ایک پاکیزہ خصلت اور شریفانہ رویہ ہے نبی کریم ﷺ کی جامع حکمت میں اسکی اہمیت بیان کی گئی ہے چنانچہ آپ کا فرمان ہے «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا». تم میں سے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ اپنے اہل و عیال میں امن و سکون کیساتھ ہو اس کا جسم بعافیت اور صحتمند ہو اس کے پاس دن بھر کے گذر بسر کا سامان ہو تو وہ ایسا ہے گویا اس کیلئے دنیا بھر کی نعمتیں جمع کردی گئیں، نبی کریم ﷺ نے وطن کی شان اس کے امن وامان اور اس کے اتحاد کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے چنانچہ آپ ﷺ نے مشکل اور آسانی ہر حال میں وطن کے ساتھ چلنے کی تاکید فرمائی ہے اور اس کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے رہنے کا حکم دیا ہے اور اپنی منصف قیادت کے گرد متحد ہونے کو نماز اور زکوٰۃ کی طرح جنت میں داخلے کا ذریعہ قرار دیا ہے چنانچہ آپ نے اپنی ایک جامع حدیث میں ارشاد فرمایا: «اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ، وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوا

زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ، وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ: تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ». تم لوگ اپنے رب اللہ جل جلالہ سے ڈرو، پانچوں وقت کی نماز قائم کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکاۃ ادا کرو، اور امیر کی اطاعت کرو، اس سے تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے" یہ عظیم الشان جامع حکمتِ نبوی کا حصہ ہے امیر کی اطاعت سے ملک میں امن برقرار رہتا ہے دینی و دنیاوی نظام قائم رہتا ہے اور لوگوں کے مفادات محفوظ رہتے ہیں بلا شبہ حاکم کی اطاعت اللہ کی عبادت کیلئے ایک ڈھال کے مانند ہے اور یہ جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے لہذا جو بندہ اپنی حکومت کے فیصلوں کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا ہوتا ہے اور وطن کے ساتھ کئے گئے معاہدے کو پورا کرتا ہے وہ درحقیقت ایمانی تقاضوں پر عمل کرتا ہے اور اللہ کی رضامندی حاصل کرتا ہے الغرض نبی کریم ﷺ کی جملہ تعلیمات میں جامعیت کی خوبی نمایاں ہے آپ کے اقوال میں بھی آپ کے افعال میں بھی اور آپ کی دعوت و تبلیغ میں بھی، جس میں ہمیں حسن اخلاق اور اچھے برتاؤ کی اعلیٰ مثالیں ملتی ہیں۔ بڑا خوش نصیب ہے وہ بندہ جو رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کو بخوبی سمجھ لے انہیں اپنا رہنما اور زندگی کا ساتھی بنالے اور اپنے بال بچوں کو بھی اس کی تعلیم دے یا اللہ ! یا ارحم الراحمین! ہمیں بھی ایسے خوش نصیب بندوں میں شامل فرمالے * * *

هَذَا وَصلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَدْعُوكَ بِجَوَامِعِ دُعَاءِ نَبِيِّكَ ﷺ، فَنَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا وَمَا لَمْ نَعْلَمْ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَبِهَدْيِ نَبِيِّنَا مُقْتَدِينَ، وَمِنْ حِكْمَةِ قِيَادَتِنَا مُسْتَلْهِمِينَ، وَلِعَامِنَا الْجَدِيدِ مُسْتَثْمِرِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بِحِفْظِكَ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، وَأَدِمْ تَلَاحُمَهَا وَتَرَاحُمَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَقِهَا حَسَدَ الْحَاسِدِينَ، وَمَكْرَ الْمَاكِرِينَ، وَعُدْوَانَ الْمُعْتَدِينَ، وَشَرَّ الْأَعْدَاءِ وَالْحَاقِدِينَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ صَاحِبَ الْحِكْمَةِ وَالشَّهَامَةِ، وَالْأَيَادِي الْبَيْضَاءِ الْكَرِيمَةِ، الشَّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ التَّوْفِيقَ وَالسَّدَادَ وَالْإِعَانَةَ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.